بسم اللہ الرحمن الرحیم



# فتنہ قادیانیت

# ایک بڑا المیہ


مرتبین

مولانا غلام رسول مجاہدی / مولانا صدام حسین مجاہدی

دار العلوم مجاہد ملت (دھام نگر شریف)


درجۂ عالمیت (۲۰۲۴ء/۱۴۴۶ھ)

| | |
|---|---|
| نام کتاب | : فتنۂ قادیانیت ایک بڑاالمیہ |
| مرتب | : مولانا غلام رسول مجاہدی ومولانا صدام حسین مجاہدی |
| | متعلمین دارالعلوم مجاہد ملت، جماعت سادسہ (۲۰۲۴ء) |
| تصحیح | : مفتی مشکور علی ازہری صاحب قبلہ |
| کمپوزنگ | : غلام رسول مجاہدی |
| ڈیزائننگ | : الحبیب گرافکس |
| بموقع | : ۴۵/رواں سالانہ عرس مجاہد ملت |
| صفحات | : ۴۸ |


نوٹ : بسیار کوشش کے باوجود غلطیوں کا رہ جانا ایک فطری امر ہے اس لیے قارئین سے امید اور گزارش ہے کہ دامن عفو میں جگہ دے کے مطلع کریں گے۔۔۔۔۔المرتبین

# فہرست

# شرف انتساب

شیخ الاسلام والمسلمین اعلیٰ حضرت عظیم البرکت امام احمد رضا خاں

حجۃ الاسلام حضرت علامہ حامد رضا خاں

صدر الشریعہ بدر الطریقہ حضرت مولانا الشاہ مفتی محمد امجد علی اعظمی

مفتی اعظم ہند علامہ مصطفیٰ رضا خاں نوری

امام التارکین فاتح عرب وعجم مجاہد ملت حضرت مولانا مفتی الشاہ

محمد حبیب الرحمن عباسی قادری

تاج الشریعہ حضرت مفتی اختر رضا خاں ازہری

علیھم الرحمۃ والرضوان کے نام جن کی روحانی طاقت

اور فیضان نظر نے خاک کے ذروں کو ہم دوش ثریا کر دیا۔

عقیدت کیش

مرتبین

# تقریظ جلیل

از : حضرت علامہ مولانا حنیف حبیبی مصباحی صاحب قبلہ
صدرالمدرسین وشیخ الحدیث دارالعلوم مجاہدملت دھام نگر شریف، بھدرک، اڈیشہ

**بسم اللہ الرحمن الرحیم**

**حامداو مصلیاو مسلما**

قادیانی فرقہ ایک گمراہ اور بددین فرقہ ہے ۔ یہ لوگ مال و دولت کی لالچ دے کرلوگوں کوگمراہ کرتے ہیں۔بعض دفعہ ہمارا بھولا بھالاسنی مسلمان ان کے پر فریب جال میں پھنس جاتا ہے۔علمائے اہل سنت سے دوری اور دینی معلومات کی کمی اس کااہم سبب بنتی ہے۔

اس باطل فرقہ کاردوابطال اہل حق کاشیوہ رہاہے۔اس باب میں قاطع کفرو ضلالت حضورسیدی سرکارمجاہدملت علیہ الرحمہ کابے مثال کرداررہاہے۔آپ نے اس کے خلاف مناظرہ کیا بلکہ سورو ضلع بالاسور، اڑیسہ کے قادیانیوں کومباہلہ تک کی دعوت دی۔آپ کے مقابلہ میں ان قادیانیوں کو نہ آنا تھانہ آئے۔

یہ آپ کا روحانی تصرف ہے کہ آپ کے دارالعلوم میں زیرتعلیم جماعت سادسہ کے دو طالب علموں عزیزی مولوی غلام رسول مجاہدی اورعزیزی مولوی صدام حسین مجاہدی نے اپنے اساتذہ کی نگرانی میں یہ مختصر سارسالہ ترتیب دیاہے۔مفتی مشکور ازہری نے پورے مقالے کی تصحیح کی ہے۔

اللہ تعالیٰ حضور حبیب ملت صاحب قبلہ سربراہ اعلیٰ دارالعلوم ہذا کو سلامت رکھے جن کے ادارہ کے اساتذہ درس وتدریس کے علاوہ دیگر دینی سرگرمیوں میں حصہ لیتے ہیں اور اس ادارہ کے طلبہ بدمذہبوں کی تردید میں کتابیں ترتیب دیتے ہیں اور شائع کر کے عوام کے ایمان وعقیدے کی حفاظت کا سامان کرتے ہیں۔

دعا ہے کہ پروردگار عالم ان دو طالب علموں کو اس علمی خدمت کو قبول فرمائے اور خوب خوب مسلک رضا کی خدمت کر کے فیضان مجاہد ملت حاصل کرنے کی توفیق بخشے۔ **آمین بجاہ حبیبہ سید المرسلین ﷺ و اصحابہ اجمعین۔**

دعا گو و دعا جو

محمد حنیف حبیبی مصباحی

خادم الحدیث دارالعلوم مجاہد ملت

دھام نگر شریف، اڈیشہ، الھند

مورخہ : ۲۲؍ربیع الآخر ۱۴۴۶ھ/ ۲۵؍اکتوبر ۲۰۲۴ء

## بسم اللہ الرحمن الرحیم

## حامداو مصلیاو مسلما

عہد رسالت سے لے کر آج تک امت مسلمہ ہزاروں فتنوں کا نشانہ بنتی رہی، صدہا ایسے انقلابات معرض وجود میں آئے جن کی زد سے ملت اسلامیہ کو شدید صدمات سے دو چار ہونا پڑا اور مسلمانوں کی شان وشوکت، عظمت ورفعت اور اجتماعیت واخوت کو سخت جھٹکے لگے۔ ان تمام فتنوں میں سب سے مہلک، جاں فرسا اور ملت شکن ان نقلی نبیوں کا فتنہ تھا جو آقاے دو جہاں صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کے آخری زمانہ سے لے کر مرزا غلام احمد قادیانی تک ظہور پذیر ہوتا رہا، ان کی ناپاک کوششوں نے مسلمانوں میں ہلچل بپا کر دی اور وہ مدعیان نبوت عظمت واقتدار، شہرت وثروت کے لیے دینی و اجتماعی شیرازہ کو منتشر کرتے رہے۔

انہیں ائمہ ضلال کے بارے میں مخبر صادق آقاے نعمت محمد عربی روحی فداہ صلی اللہ علیہ وسلم نے چودہ سو سال پہلے ارشاد فرمایا تھا:

**إِنَّمَا أَخَافُ عَلَى أُمَّتِي الْأَئِمَّةَ الْمُضِلِّينَ وَأَنَّهُ سَيَكُونُ فِي أُمَّتِي كَذَّابُونَ ثَلاثُونَ كُلُّهُمْ يَزْعَمُونَ أَنَّهُ نَبِيُّ اللهِ وَأَنَا خَاتَمُ النَّبِيِّينَ لَا نَبِيَّ بَعْدِي۔"** (رواہ مسلم عن ثوبان)

ترجمہ :— گمراہ کرنے والے اماموں سے مجھے شدید خطرہ ہے۔ میری امت میں تیس جھوٹے پیدا ہوں گے۔ ان میں ہر ایک دعویٰ کرے گا کہ وہ نبی ہے حالانکہ میں آخری نبی ہوں، میرے بعد کوئی نبی نہ ہوگا۔

ان ہی گمراہوں میں ایک نام دجال زمانہ، بانی قادیانیت مرزا غلام احمد قادیانی کا بھی ہے جس نے کثرت کے ساتھ ایسی ایسی بے بنیاد عبارتیں گڑھیں جو منجر الی الکفر ہیں۔

## بانئ قادیانیت مرزا غلام احمد قادیانی کا تعارف

یہ فرقہ مرزا غلام احمد قادیانی کی طرف منسوب ہے اور اپنے آپ کو احمدیہ کہتا ہے۔ مرزا غلام احمد قادیانی پنجاب کے قصبہ قادیان ضلع گرداسپور میں ۱۸۳۹ء یا ۱۸۴۰ء میں پیدا ہوا۔

اپنے دور میں رائج علوم وفنون کی تعلیم علامہ فضل احمد، علامہ گل حسن شاہ اور علامہ فضل الٰہی جیسی عبقری شخصیتوں سے حاصل کی۔ طب کی تعلیم اپنے والد مرزا غلام عطا محمد سے حاصل کیا۔

اپنے والد کے ساتھ انگریزی عدالتوں میں اپنے اجداد کے بعض دیہات کو دوبارہ حاصل کرنے کے لیے مقدمات میں مشغول رہا۔ انقلاب ۱۸۵۷ء کے وقت اس کی عمر ۱۷؍سال تھی۔ ۱۸۶۶ء میں سیالکوٹ کے گورنر کے دفتر میں بحیثیت کلرک اس کا تقرر ہوا اور تقریباً ۳۰؍سال تک اس ملازمت پر برقرار رہا۔

پھر جب اس نے تصنیف وتالیف کا کام شروع کیا تو سب سے پہلے اپنی کتاب میں مسیحیوں کا رد کیا۔ اس طرح اس نے مسلمانوں کو اپنی طرف متوجہ کرلیا اور بڑی شہرت حاصل کی پھر ۱۲۹۸ھ/ ۱۸۸۰ء میں اس نے اپنے متبعین کی ایک

جماعت بنالی۔ پہلے اس نے دعویٰ کیا کہ وہ چودھویں صدی کا مجدد ہے اس پر اللہ کی جانب سے الہامات ہوتے ہیں۔ پھر ۱۳۰۵ھ بمطابق ۱۸۸۷ء میں مسیح موعود ہونے کا دعویٰ کیا پھر ۱۳۱۸ھ/ ۱۹۰۱ء میں نبوت کا دعوی کر بیٹھا۔ اسی کے ساتھ یہ دعویٰ بھی کیا کہ وہ کرشنا ہے( کرشنا ہندوؤں کے ایک معبود کا نام ہے ) اور بہت سی ایسی پیشین گوئیاں کیں جن کا کذب ظاہر ہو گیا۔ انبیا علیہم السلام کی عزتوں پر حملہ کیا اور سیدنا عیسیٰ علیہ السلام کی توہین کی ۔تو علمائے کرام نے اس کی تکفیر کی اور لوگوں کو اس کے فتنے سے آگاہ کیا۔ (حدوث الفتن،ص:۴۲)

۲۷/اپریل ۱۹۰۸ء کے دن مرزا غلام احمد قادیانی لاہور کے سفر پر نکل پڑا، تاہم خصوصی گاڑی کے انتظام میں تاخیر ہوئی اور ۲۹/اپریل کے دن لاہور پہنچے یہاں قیام احمدیہ بلڈنگ میں تھا یہیں مرزا غلام احمد قادیانی کی وفات ۲۶/مئی ۱۹۰۸ء کو ہوئی۔ (قادیانیت ایک تنقیدی مطالعہ،ص:۴۲)

## عقائدونظریات

جب انسان احساس برتری کا شکار ہو جائے اور اپنے سامنے بڑی سے بڑی شخصیت کو بھی خاطر میں نہ لائے ،تو کوئی حیرت وتعجب نہیں کہ جب آغاز ہی میں کاروان حیات صراط مستقیم سے بھٹکا ہوا ہے،تو انجام تک پہنچتے پہنچتے ضلالت وگمراہی، معصیت و گناہ اور فسق وفجور ہی ہاتھ آئیں گے۔ اس لیے اگر ہم یہ دیکھتے ہیں کہ مرزا غلام احمد قادیانی کے مدہوش قلم سے اللہ تعالی سے لے کر انبیاے کرام تک،صحابہ سے

لے کر اولیاے پاک تک اور حرم اولی سے لے کر حرم ثانیہ تک، سب کی حرمت خطرے میں آگئی ہے،توہمیں شکوہ ضرور ہے، تاہم حیرت قطعی نہیں۔

اس کی چند بیہودہ عبارتیں یہاں نقل کی جاتی ہے تا کہ دعویٰ کرنے میں اس کی انتہائی جسارت اورکھلم کھلا کفر پراس کی جرأت لوگوں پر آشکار ہوجائے۔

✵ خدا تعالیٰ نے براہین احمدیہ میں اس عاجز کا نام امتی بھی رکھااور نبی بھی

✵ وہ آیات جو نبی کے حق میں نازل ہوئی تھی ان کو اپنی ذات پر چسپہ کیااور دعویٰ کیا کہ اللہ تعالیٰ کے مندرجہ ذیل اقوال سے میری ہی ذات ہے

”مُبَشِّرًا بِرَسُولٍ یَّاتِی مِن بَعدِی اسمُہٗ اَحمَد“ (الصف :٦)

ترجمہ :رسول کی بشارت سناتا ہوا جو میرے بعد تشریف لائیں گےان کا نام احمد ہے

”وَمَآ اَرسَلنٰکَ اِلَّا رَحمَۃً لِّلعٰلَمِینَ“ (الانبیاء :١٠٧)

ترجمہ :اورہم نےتمہیں نہ بھیجامگر رحمت سارے جہان کے لیے۔

✵ اللہ تعالیٰ مجھ سے فرماتا ہے :انت منی بمنزلۃ اولادی انت منی و انا منک یعنی تومیری اولاد کے مرتبے میں ہےتو مجھ سے ہےاور میں تجھ سے ہوں

✵ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے الہام اوروحی کی غلطی ظاہر ہوگئی

✵ چارسونبویوں نے ایک بادشاہ کے متعلق خبر دی تھی کہ اسے فتح حاصل ہوگی لیکن ان کا کذب ظاہر ہوگیااور بادشاہ شکست خردہ ہوکراسی جنگ میں مارا گیا

✵ قرآن بھدی گالیوں سے بھرا ہواہے اس کے کلام میں سختی کا راستہ اپنایا گیا ہے۔

✵ اس کی کتاب ''براہین احمدیہ'' اللہ کا کلام ہے۔

✵ کامل مہدی نہ موسیٰ تھا نہ عیسیٰ

موسیٰ اور عیسیٰ علیہما السلام اولوا العزم رسول تھے لیکن اس نے ان کی کامل ہدایت یافتہ ہونے کا انکار کیا چہ جائے کہ وہ دونوں ہدایت دینے والے ہوں

✵ اے بشارت یافتہ نصرانیو! یہ نہ کہو کہ اب ہمارا رب مسیح ہے تم غور تو کرو کہ آج تمہارے درمیان مسیح سے افضل کون ہے۔ وہ بار بار مسیح علیہ السلام پر فوقیت کا دعوی کرتا ہے اور کہتا ہے ۔

ابن مریم کے ذکر کو چھوڑو

اس سے بہتر غلام احمد ہے

✵ یہود عیسیٰ اور ان کی پیشین گوئیوں سے متعلق ایسے قوی اعتراض رکھتے ہیں کہ ہم بھی جواب میں حیران ہیں بغیر اس کے یہ کہہ دیں کہ ضرور عیسیٰ نبی ہے کیونکہ قرآن نے اس کو نبی قرار دیا ہے اور کوئی دلیل ان کی نبوت پر قائم نہیں ہوسکتی بلکہ ابطال نبوت پر کئی دلال قائم ہیں۔

اپنے کلام میں یہودیوں کا اعتراضات کو درست بتایا ہے اور خود اس نے قرآن پر بھی اعتراض کیا ہے کہ وہ ایسے امر کی تعلیم دیتا ہے جس سے ان کی نبوت کے بطلان پر مختلف دلیلیں قائم ہوتی ہیں

✵ مسیح کی راست بازی اپنے زمانے میں دوسرے راست بازوں سے بڑھ کر ثابت

نہیں ہوتی بلکہ یحییٰ کواس پرایک فضیلت ہے کیونکہ وہ (یعنی یحییٰ) شراب نہ پیتا تھا اور کبھی نہ سنا کہ کسی فاحشہ عورت سے اپنی کمائی کے مال سے اس کے سر پر عطر ملا تھا یا ہاتھوں یااپنے سر کے بالوں سے اس کے بدن کوچھوا تھا یا کوئی بےتعلق جوان عورت اس کی خدمت کرتی تھی اسی وجہ سے خدانے قرآن میں یحییٰ کا نام حضور رکھا مگر مسیح کا نام نہ رکھا کیونکہ ایسے قصے اس نام کے رکھنے سے مانع تھے۔

✵ آپ کا کنجریوں سے میلان اور صحبت بھی شاید اسی وجہ سے ہو کہ جدید مناسبت درمیان ہے (یعنی عیسیٰ بھی ایسا ہی کی اولاد سے تھے) ورنہ کوئی پرہیز گار انسان ایک جوان کنجری کو یہ موقع نہیں دے سکتا کہ اس کی سر پر اپنے ناپاک ہاتھ لگادے اور زنا کاری کی کمائی کا پلید عطر اس کے سر پر ملے اور اپنے بالوں کو اسکے پیروں پر ملے۔ سمجھنے والے سمجھ لیں کہ ایسا انسان کس چلن کا آدمی ہوسکتا ہے۔(حدوث الفتن:۴۲)

## قادیانیت کے باطل افکار ونظریات کا رد بلیغ

دین اسلام میں عقیدۂ توحید پہلا اور بنیادی رکن ہے، اسلامی نظریۂ حیات اسی تصور کو انسان کے رگ وپے میں اتارنے، اور اس کے قلب و باطن میں جاگزیں کرنے سے درست ثابت ہوتا ہے۔تصور توحید کی اساس تمام معبودان باطلہ کی نفی اور ایک خدائے لم یزل کے اقرار وتصدیق پر ہے،عقیدۂ توحید ہی پر ملت اسلامیہ کے قیام وبقااور عروج کا انحصار ہے، یہی توحید امت مسلمہ کی قوت وطاقت کا سرچشمہ اور اسلامی معاشرے کی روح رواں ہے، یہ توحید ہی ہے جس نے ملت اسلامیہ کو ایک

لڑی میں پرو کرنا قابل تسخیر قوت بنا دیا ہے، یہی توحید سلطان وخلیفۃ کی قوت وشوکت اورمردمومن کی ہیبت وشان وشوکت ہے، اس دورہ زوال میں ضرورت اس امر کی ہے، کہ وہ ملت اسلامیہ جو باطنی قوت سے خالی ہوچکی ہے، اس کے دل میں عقیدۂ توحید کا صیح تصور قرآن وسنت کی روشنی میں ازسرنو اجاگر کیا جائے تا کہ مردمومن پھر سے ''لا'' اور''الّا'' کی دو دھاری تلوار سے مسلح ہوکر، ہر باطل قوت کا مقابلہ کر سکے۔ بقول شاعر مشرق ڈاکٹر اقبال ۔

تا دو تیغ لا و الا داشتیم

ماسوااللہ را نشان نگذاشتیم

نفی و اثبات کی تلوار جب تک ہمارے ہاتھ میں تھی، ہم نے اللہ تعالیٰ کے لیے ہر غیر اور باطل کا نام ونشان تک مٹا دیا تھا۔

الغرض عقیدۂ توحید دین اسلام کی اساس و بنیاد ہے، اس کی درستگی کے بغیر انسان اللہ کی رحمت، اور حضور نبی کریم ﷺ کی سچی محبت وشفاعت کا مستحق نہیں ہو سکتا۔ توحید تمام عقائد کی جڑ اور اصل الاصول ہے، دیگر اعمال صالحہ دین کی فروع و شاخیں ہیں، تنے اور شاخوں کی بقا جڑ کی مضبوطی کے بغیر ممکن نہیں، صرف شاخوں اور پتوں سے درخت کا وجود قائم نہیں رہتا۔ جس طرح دل و دماغ انسان کی اصل ہے اور آنکھ، ناک، کان، زبان، ہاتھ پاؤں فروع ہیں، اسی طرح دین اسلام کی اصل و بنیاد عقائد سلیمہ ہیں اور اعمال صالحہ اس کی شاخیں ہیں ۔ دین اسلام کا پہلا اور بنیادی رکن

توحید ہے۔ اللہ تعالیٰ اپنی تمام صفات الوہیت اور کمالات حقیقیہ سے متصف ہے، اور اپنی ان صفات وکمالات میں یکتااورواحدولاشریک ہے۔

ان تمام کے باوجودمرزاغلام حمدقادیانی نے چندسکوں کی خاطرقصرعقیدۂ توحید کومنہدم کونے کی ناپاک سعی کی ہے۔ چنانچہ اپنی کتاب حقیقۃ الوحی،ص ۸۶ :، میں اپنی خباثت کایوں اظہارکرتاہے: ’’انت منی بمنزلة ولدی‘‘ یعنی تومجھ سے بمنزلہ میرے فرزندکے ہے۔اوردوسری جگہ لکھتاہے: ’’ایک بارمجھے یہ الہام ہواتھا کہ خدا قادیان میں نازل ہوگا۔اپنے وعدے کےموافق۔(تذکرۂ مجموعہ الہامات،ص :۴۳۷) اور اپنے قلم کی ناپاک لگام کو دوسری جگہ پھیر کرلکھا ہے’’ہم ایک لڑکے کی تجھے بشارت دہتے ہیں جس کےساتھ حق کاظہورہوگایا آسمان سے خدااترےگا‘‘۔

(حقیقۃ الوحی،ج :۶،ص:۹۵)

مذکورہ بالا عبارت میں اللہ تعالیٰ کے لیے بیٹے اور مکان و جہت کو ثابت کرنے کے لیے پلید کوشش کی گئی ہے حالاں کہ اسلامی عقیدہ تو یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ بیٹے اوربیویوں سے منزہ اور پاک ہے اللہ تعالیٰ نے قرآن پاک میں ارشادفرمایا:

بَدِيعُ السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضِ ؕ أَنّٰى يَكُونُ لَهُ وَلَدٌ وَّلَمْ تَكُن لَّهُ صَاحِبَةٌ ؕ وَخَلَقَ كُلَّ شَيْءٍ ۚ وَهُوَ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيمٌ۔ (سورۃالانعام،آیت:۱۰۱)

ترجمہ : بے کسی نمونہ کے آسمانوں اورزمین کا بنانے والا، اس کا بچہ کہاں سے ہو حالانکہ اس کی عورت نہیں اوراس نے ہر چیز پیدا کی اوروہ سب کچھ جانتا ہے۔

اور ایک مقام پر ارشاد فرماتا ہے : **لَمۡ یَلِدۡ وَ لَمۡ یُوۡلَدۡ﴿۳﴾** (الاخلاص:۳)

ترجمہ : نہ اس کی کوئی اولاد اور نہ وہ کسی سے پیدا ہوا۔ (کنزالایمان)

نیز دوسرے مقام پر ارشاد فرماتا ہے: **وَ مَا یَنۡۢبَغِیۡ لِلرَّحۡمٰنِ اَنۡ یَّتَّخِذَ وَلَدًا ؕ**

(سورۃالمریم:۹۲)

ترجمہ : اور رحمٰن کے لائق نہیں کہ اولاد اختیار کرے۔ (کنزالایمان)

اور دوسری جگہ ارشاد فرماتا ہے: **کُلُّ مَنۡ عَلَیۡہَا فَانٍ ۚ وَّ یَبۡقٰی وَجۡہُ رَبِّکَ ذُو الۡجَلٰلِ وَ الۡاِکۡرَامِ ۚ** (سورۃالرحمن:۲۶،۲۷)

زمین پر جتنے ہیں سب کو فنا ہے اور باقی ہے تمہارے رب کی ذات عظمت اور بزرگی والا۔ (کنزالایمان)

اور اللہ تعالیٰ کے لیے بیٹا ماننے والوں کے لیے تکذیب کرتے ہوئے فرماتا ہے:

**مَا لَہُمۡ بِہٖ مِنۡ عِلۡمٍ وَّ لَا لِاٰبَآئِہِمۡ ؕ کَبُرَتۡ کَلِمَۃً تَخۡرُجُ مِنۡ اَفۡوَاہِہِمۡ ؕ اِنۡ یَّقُوۡلُوۡنَ اِلَّا کَذِبًا** (سورۃالکھف:۴)

ترجمہ: اس بارے میں نہ وہ کچھ علم رکھتے ہیں نہ ان کے باپ دادا۔ کتنا بڑا بول ہے کہ ان کے منہ سے نکلتا ہے، نرا جھوٹ کہہ رہے ہیں۔ (کنزالایمان)

اور اس کی توثیق سرکار علیہ السلام کی اس حدیث سے ہوتی ہے کہ سرکار علیہ السلام نے ارشاد فرمایا: **کان اللہ و لم یکن معہ شیء غیرہ۔**

(کنز العمال، کتاب العظمۃ من قسم الاقوال، ج:۱۰، ص:۱۶۷)

الغرض اللہ تعالیٰ قرآن پاک میں جگہ جگہ نفی ولد فرماتا ہے

قاضی عیاض مالکی اپنی شہرۂ آفاق کتاب الشفاء بتعریف حقوق المصطفی میں فرماتے ہیں

"**و من ادعی له ولداً اؤ صاحبةً اؤ والداً اؤ متولداً من شیء۔۔۔۔۔۔فذلک کله کفر باجماع المسلمین**"۔ (الشفاء، ج:۲،ص:۲۸۳)

مجمع الانہر اور البحر الرائق میں ہے: **اذا وصف اللہ تعالی بما لا یلیق به۔۔۔۔۔۔اؤ جعل له شریکاً اؤ ولداً اؤ زوجةً۔۔۔۔یکفر۔**

(مجمع الانہر، کتاب السیر والجھاد، ج:۲،ص:۵۰۴۔البحر الرائق، ج:۵، ص:۲۰۲)

اور تارتار خانیہ میں ہے: **لو قال لله تعالی شریک اؤ ولد اؤ زوجة۔۔۔۔۔۔کفر۔**

(التاتارخانیہ، کتاب احکام المرتدج:۵،ص:۵۶۳)

اور عام کتب عقائد میں ہے: **لا یجری علیه زمان و لا یحویه مکان۔**

(نظم الدرر فی تناسب آیات والسوَر، سورۃ النساء)

مندرجہ بالا دلائل سے یہ بات اظہر من الشمس ہوگئی کہ اللہ تبارک وتعالیٰ اولاد اور زوجیت سے پاک اور منزہ ہے۔ اللہ تعالیٰ زمان ومکان سے منزہ ہے وہ کسی مکان میں نہیں بلکہ وہ مکان اور زمان سے پہلے بھی تھا اور زمان ومکان کی فنا کے بعد بھی رہے گا۔ لہٰذا اللہ تعالیٰ کے لیے اولاد اور زوجیت ثابت کرنے والا ایسا کافر اور مرتد جس کے بارے میں علمائے کرام نے ارشاد فرمایا: "**من شک فی عذابه و کفره فقد کفر**"۔ (فتاوی رضویہ، ج:۲۱،ص:۲۷۹)

توحید کے بعد دین اسلام کا دوسرا بنیادی عقیدہ، عقیدۂ رسالت ہے۔ اسلام

کی اصطلاح میں رسول اسے کہتے ہیں جو اللہ تعالیٰ کا پیغام بندوں تک پہنچائے۔ رسالت کا عقیدہ درحقیقت اس تہذیب کی بقا اور جان ہے، جسے دینِ اسلام نے قائم کیا۔ جو حضرات کرام منصب رسالت پر سرفراز کیے گئے، اللہ تعالی کی طرف سے انہیں غیر معمولی علم، تدبر، قوت فیصلہ اور نور بصیرت عطا کیا گیا، انہوں نے جو دعوت پیش کی، علم و دلیل کے ساتھ پیش کی۔ اس لیے رسول اور فلسفی میں ایک بنیادی فرق یہ بھی ہے کہ فلسفی جو کچھ کہتا ہے وہ عقل وظن کی بنیاد پر کہتا ہے، جبکہ انبیا ورسل جو کچھ کہتے ہیں، وہ وحی الٰہی کی بنیاد پر کہتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ کے متعدد رسول دنیا کی تمام اقوام میں تشریف لائے، اور ان سب نے دینِ اسلام ہی کی دعوت و تعلیم دی، جبکہ ہمارے پیارے نبی ﷺ وہی تعلیم دینے کے لیے سب سے آخر میں تشریف لائے اللہ تعالی کا ارشاد ہے: ﴿وَلَقَدْ بَعَثْنَا فِي كُلِّ أُمَّةٍ رَسُولًا أَنِ اعْبُدُوا اللهَ وَ اجْتَنِبُوا الطَّاغُوتَ، فَمِنْهُمْ مَنْ هَدَى اللهُ وَمِنْهُمْ مَنْ حَقَّتْ عَلَيْهِ الضَّلٰلَةُ، فَسِيرُوا فِي الْأَرْضِ فَانْظُرُوا كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الْمُكَذِّبِيْنَ۔ (النحل:۳٦)

ترجمہ: اور بیشک ہر امت میں ہم نے ایک رسول بھیجا کہ اللہ کو پوجو اور شیطان سے بچو تو ان میں کسی کو اللہ تعالی نے راہ دکھائی اور کسی پر گمراہی ٹھیک اتری۔ تو زمین میں چل پھر کر دیکھو کیسا انجام ہوا جھٹلانے والوں کا۔ (کنزالایمان)

حضرت عیسیٰ علیہ السلام پر اپنا تفوق ثابت کرتے ہوئے غلام احمد قادیانی

اپنی کتاب ازالہ اوہام میں لکھتا ہے: ”میں سچ کہتا ہوں کہ مسیح کے ہاتھ سے زندہ ہونے والے مر گئے مگر جو شخص میرے ہاتھ سے جام پیئے گا جو مجھے دیا گیا ہے وہ ہرگز نہیں مرے گا“۔ (ازالہ اوہام، روحانی خزائن، ج: ۳، ص: ۱۰۴)

اور دوسری جگہ لکھتا ہے: ”خدائے تعالی نے براہین احمدیہ میں اس عاجز کا نام امتی بھی رکھا اور نبی بھی“۔ (ایضا، ص: ۵۳۳)۔ اپنی دوسری کتاب کشتی میں لکھتا ہے: ”مثیل موسیٰ، موسیٰ سے بڑھ کر اور مثیل ابن مریم، ابن مریم سے بڑھ کر“
(کشتئ نوح، ص: ۱۳)

اسی کتاب میں دوسری جگہ لکھتا ہے ”خدا نے مجھے خبر دی کہ مسیح محمدی، مسیح موسوی سے افضل ہے“۔ (ایضا، ص: ۱۶)

اس عبارات میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی گستاخی کی گئی ہے اور خود کو ایک نبی حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے افضل بتاتا ہے۔

یہ عقیدہ نصوص قطعیہ اور اجماع مسلمین کے برخلاف ہے چنانچہ اللہ تعالیٰ قران میں ارشاد فرماتا ہے:

**وَاِسمٰعِیلَ وَالیَسَعَ وَیُونُسَ وَلُوطًاؕ وَکُلًّا فَضَّلنَا عَلَی العٰلَمِینَ ۙ۔ (الانعام: ۸۵)**

ترجمہ: اور اسماعیل اور یسع اور یونس اور لوط کو، اور ہم نے ہر ایک کو اس کے وقت میں سب پر فضیلت دی۔ (کنزالایمان)

اس آیت کے تحت تفسیر خازن میں ہے: **عالمی زمانهم یستدلّ بهذه**

الآیۃ من یقول :ان الانبیاء افضل من الملائکۃ، لانّ العالم اسم لکلّ موجود سوی اللہ تعالی فیدخل فیہ الملک فیقتضی أنّ الانبیاء افضل من الملائکۃ۔

(تفسیر الخازن، ج :۲،ص: ۳۳)

اور تفسیر کبیر میں ہے :اعلم أنّ جماعۃ من أصحابنا یحتجون بأمر اللہ تعالی للملائکۃ بسجود آدم علیہ السلام علی أنّ آدم افضل من الملائکۃ فر أینا أن نذکر ھھنا ھذہ المسألۃ فنقول :قال اکثر اھل السنۃ :الانبیاء افضل من الملائکۃ۔ (تفسیر کبیر پارہ: ۱،ج: ۱،ص: ۴۳۰)

اور شفاء میں ہے :و کذالک نقطع بتکفیر غلاۃ الرافضۃ فی قولھم :انّ الأئمۃ افضل من الانبیاء ۔ (شفاء، ج:۲،ص:۲۹۰)

نیز المعتقد المنتقد میں ہے :انّ نبیاً واحداً افضل عند اللہ من جمیع الاولیاء، و من فضّل ولیا علی نبیٍ یخشی الکفر بل کافر۔ ( ص:۱۲۵)

اور ارشاد الساری شرح صحیح البخاری میں :النبی افضل من الولی وھو امر مقطوع بہ والقائل بخلافہ کافر کأنّہ معلوم من الشرع بالضرورۃ۔

(ج:۱،ص: ۲۱۴)

اللہ تعالیٰ نے انسانیت کی رہنمائی کے لیے انبیا ورسل علیہم السلام کو مبعوث فرمایا، اوران پر وحی نازل فرمائی تا کہ وہ پیغام الٰہی اپنے امتیوں سے بیان فرمائیں۔ نبوت ورسالت کا یہ سلسلہ حضرت سیدنا آدم علیہ السلام نے سے شروع ہو کر حضرت محمد

مصطفی، احمد مجتبیٰ ﷺ پر اختتام پذیر ہوا۔ خالق کائنات جلّ جلالہ نے اپنے حبیب مکرم ﷺ کو رحمۃ للعالمین کے لقب سے سرفراز فرمایا، جس کا مطلب یہ ہے کہ حضور اقدس ﷺ ہر عالم کے لیے اللہ تعالیٰ کی رحمت ہیں، اس کے علاوہ رب کریم نے حضور سید انام ﷺ پر دین متین کی تکمیل فرمادی، اور وحی جیسی نعمت کو بھی تمام کر دیا، اور اسلام جیسے عالمگیر، ابدی اور متحرک دین کو رہتی دنیا تک کے لیے اپنا پسندیدہ دین قرار دیا۔

مگر قادیان کے شر پسند مرزا غلام احمد قادیانی نے اس عقیدے کی لو کو بجھانے کی ناپاک کوشش کی۔ چنانچہ وہ اپنی کتاب ایک غلطی کا ازالہ، صفحہ نمبر ۴: میں لکھتا ہے ''پھر اس کتاب میں اس مکالمہ کے قریب ہی یہ وحی اللہ ہے **محمد رسول اللہ و الذین معہ اشداء علی الکفار رحماء بینھم** اس وحی الٰہی میں میرا نام محمد رکھا گیا اور رسول بھی۔ اور ایک کتاب اخبار الفضل قادیان، ج: ۳، نمبر: ۱۰، پر لکھتا ہے: ''یہ کہ آپ (مرزا قادیانی) محمد ہیں اور آپ کا محمد ہونا بلحاظ رسول اللہ ہونے کے نہ کسی اور لحاظ سے''۔ اور دوسری کتاب انوار خلافت، ص : ۶۵، پر رقمطراز ہے: ''اگر میری گردن کے دونوں طرف تلوار بھی رکھ دی جائے اور مجھ سے کہا جائے کہ تم یہ کہو کہ آنحضرت ﷺ کے بعد کوئی نبی نہیں آئے گا، تو میں اسے کہوں گا تو جھوٹا ہے کذاب ہے آپ کے بعد نبی آسکتے ہیں اور ضرور آسکتے ہیں''۔ اور اخبار الفضل قادیان، ج: ۱۰، میں یہ بات بھی موجود ہے کہ ''یہ بالکل صحیح بات ہے کہ ہر شخص ترقی کرسکتا ہے اور بڑے

سے بڑا درجہ پاسکتا ہے حتیٰ کہ محمد رسول اللہ ﷺ سے بھی بڑھ سکتا ہے''۔

مذکورہ دعویٰ کرنا کہ کوئی غیر نبی ، نبی سے بڑھ سکتا ہے باجماع قطعی کفر و ارتداد یقینی ہے۔ شفا شریف روزہ ارشاد الساری اور شرح عقائد نسفی وغیرہ کتب مشہورہ کے نصوص میں یہ ثابت ہے کہ باجماع مسلمین کوئی ولی، کوئی غوث، کوئی صدیق، کسی نبی سے افضل نہیں ہوسکتا جو ایسا کہے قطعی اور اجماعی طور پر کافر وملحد ہے۔ چنانچہ قرآن میں اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے: **وَلَقَد فَضَّلنَا بعضَ النَّبِيّنَ عَلٰی بَعضٍ۔**

(سورۃللاسراء: ۵۴)

ترجمہ : اور بیشک ہم نے نبیوں میں ایک کو ایک پر بڑائی دی۔ (کنزالایمان)

اور دوسری جگہ ارشاد فرماتا ہے: **تِلكَ الرُّسُلُ فَضَّلنَا بَعضَهُم عَلٰی بَعضٍ ۘ مِنهُم مَّن كَلَّمَ اللهُ وَرَفَعَ بَعضَهُم دَرَجٰتٍ۔** (سورۃالبقرہ: ۲۵۳)

ترجمہ : یہ رسول ہیں کہ ہم نے ان میں ایک کو دوسرے پر افضل کیا۔ (کنزالایمان)

اس آیت کے تحت تفسیر کبیر میں ہے : **أجمعت الامة علی أنّ بعض الأنبياء أفضل من بعض ،وعلی أنّ محمد اًصلی الله عليه وسلم أفضل من الكل۔** (ج:۲،ص:۵۳۱۔۔۵۲۵)

اور یہ چند وجوہ سے ہے کہ قرآن میں اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے : **وَ مَآ اَرسَلنٰكَ اِلَّا رَحمَةً لِّلعٰلَمِينَ** (الانبیاء :۱۰۷)

ترجمہ: اور ہم نے تمہیں نہ بھیجا مگر رحمت (بنا کر) سارے جہان کے لیے۔

(کنزالایمان)

تو جب سرکار علیہ السلام تمام عالمین کے لیے رحمت ہیں تو اس سے یہ لازم آتا ہے کہ آپ ﷺ ہر عالم سے افضل ہوں۔اس سے بھی سرکار کی افضیلت ثابت ہوتی ہے کہ جب اللہ تعالیٰ کسی نبی کو ندا فرماتا ہے تو ان کے نام کے ساتھ ندا فرماتا ہے جیسے: ''یٰاٰدَمُ اسْکُنْ''(البقرہ:۳۵)۔اور ایک مقام پر ارشاد فرماتا ہے:''وَ نَادَیْنٰهُ اَنْ یّٰاِبْرٰهِیْمُ''(الصافات :۱۰۴)۔نیز دوسری جگہ ارشاد فرماتا ہے :یٰمُوْسٰیۤ اِنِّیْۤ اَنَا رَبُّکَ (طه :۱۱، ۱۲)۔مگر جب سرکار علیہ السلام سے ندا فرماتا ہے تو اس قول سے ندا فرماتا ہے:

''یٰۤاَیُّهَا النَّبِیُّ''(الاحزاب:۴۵)۔اور ایک جگہ ارشاد فرماتا ہے:''یٰۤاَیُّهَا الرَّسُوْلُ'' (المائدہ:۶۷)

مرزا غلام احمد قادیانی نے دعویٰ نبوت بھی کیا تھا اس کا بطلان تو اظہر من الشمس ہے مگر چند احادیث کریمہ اس کے بطلان پر ملاحظہ فرمائیں:

**حدیث** :ابن سعد عامر شعبی سے راوی، سیدنا ابراہیم علیہ الصلاۃ والتسلیم کے صحیفوں میں ارشاد ہوا :**أنه كائن من ولدك شعوب و شعوب حتى ياتي النبي الأمي الذي يكون خاتم الأنبياء۔**

ترجمہ: بے شک تیری اولاد میں قبائل در قبائل ہوں گے یہاں تک کہ نبی امی خاتم الانبیا جلوہ فرما ہوں گے۔

(الطبقات الکبری :لابن سعاد ذکر من تسم فی الجاھلیۃ بمحمد ﷺ ج:۱،ص۱:۶۳)

**حدیث** : بطریق ابی الزبیر حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی،

فرمایا :بین کتفی أدم مکتوب، محمد رسول الله خاتم النبیین ترجمہ : آدم علیہ السلام کے دونوں شانوں کے وسط میں قلم قدرت سے لکھا ہوا ہے، محمد رسول اللہ ﷺ خاتم النبیین ہیں۔ (مختصر تاریخ دمشق، لابن عساکر، ج:۲، ص:۱۳۷)

**حدیث** :ابونعیم ابوہریرہ سے راوی، رسول للہ فرماتے ہیں :ان موسی لما نزلت علیه التوراة وقرأها وجد فیها ذکر هذه الأمة فقال :یا رب إني أجد في الألواح أمة هم الأخرون السابقون فاجعلها أمتي قال تلك أمة أحمد۔

**ترجمہ** : جب موسیٰ علیہ السلام پر توریت اترا، اسے پڑھا تو اس میں اس امت کا ذکر پایا۔ عرض کی :اے رب میرے! میں ان لوحوں میں ایک امت پاتا ہوں کہ وہ زمانے میں سب سے پچھلی اور مرتبے میں سب سے اگلی، تو یہ میری امت کر، فرمایا :یہ امت احمد ﷺ کی ہے۔ (دلائل النبوۃ، لابی نعیم، ج:۱، ص:۱۴)

## مرزائیوں کے نزدیک خاتم النبیین کا معنی

مرزا قادیانی گمراہ کن ٹولے نے مسلمانوں میں گمراہی پھیلانے کے لیے خاتم النبیین کا جو معنی کیا ہے، اسے پڑھ کر ان کی گمراہی پر افسوس اور لعنت ضرور کریں کیونکہ انہوں نے قرآن پاک میں تحریف کی ہے۔

ان کے نزدیک ''خاتم النبیین'' کا معنی ہے ''مرتبہ کے لحاظ سے آخری نبی ہونا''۔ غور کیجئے! مرزائی کہتے ہیں کہ آپ ﷺ کا مرتبہ اتنا عظیم ہے کہ تمام انبیا کے مراتب وہاں ختم ہو جاتے ہیں، جہاں سے آپ ﷺ کا مرتبہ شروع ہوتا ہے،

گویا آپ ﷺ مرتبہ میں سب سے آخری نبی ہیں۔

اس کا مطلب یہ نہیں کہ آپ زمانے کے اعتبار سے آخری نبی ہیں۔ اب وہ اس کی مزید وضاحت کرتے ہوئے سادہ لوح مسلمانوں کو گمراہ کرنے کی کوشش کرتے ہیں اور اس پر دلیل دیتے ہوئے کہتے ہیں کہ جیسے کہا جاتا ہے کہ فلاں محدث خاتم المحدثین ہے۔ یعنی تمام محدثین کا علم وفضل اس پر ختم ہو جاتا ہے۔ اس کا معنی یہ نہیں کہ اس کے بعد دنیا میں محدث کوئی نہیں آئے گا۔ اس بات کا خلاصہ یہ ہوا کہ مرزائی بھی کہتے ہیں کہ ہم بھی نبی اکرم ﷺ کو آخری نبی مانتے ہیں مگر مرتبے کے اعتبار سے، زمانے کے اعتبار سے نہیں۔ جبکہ مسلمان مرتبے اور زمانے دونوں کے اعتبار سے نبی اکرم ﷺ کو آخری نبی مانتے ہیں۔

مسلمانو! غور کرو مرزائیوں نے یہ معنی کر کے قرآن پاک میں تحریف کی ہے۔ میرے اور آپ کے آقا شب اسریٰ کے دولہا کی ختم نبوت پر ڈاکہ ڈالا ہے۔ جب خود قائد الانبیاء والمرسلین نے تم سے کثیر احادیث میں لفظ خاتم النبیین کی وضاحت فرما دی ہے کہ اس کا معنی آخری نبی ہے۔ آپ کے بعد کوئی نیا نبی نہیں آئے گا تو پھر صاحب قرآن ﷺ کی تفسیر سے منہ موڑ کر اپنی من مانی تفسیر کرنا کہاں کا اسلامی اصول ہے۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ سید عالم نور مجسم ﷺ نے ارشا فرمایا ”میں اور قیامت، ان دو انگلیوں کی طرح ملے ہوئے ہیں۔

(بخاری شریف، کتاب الرقاق، باب نمبر:۳۹۔مسلم شریف، کتاب الجمعہ، حدیث نمبر:۳۹)

حضرات محترم! اس حدیث مبارک میں آپ ﷺ نے اپنی دونوں انگلیوں سے اشارہ کر کے اس بات کو واضح کر دیا کہ میرے غلامو میں جس طرح ہاتھ کی دونوں انگلیوں میں کوئی فاصلہ نہیں اسی طرح میرے اور قیامت کے درمیان کوئی فاصلہ نہیں۔ جب حضور اکرم ﷺ اور قیامت کے درمیان کوئی فاصلہ نہیں ہے تو پھر نیا نبی کس طرح آسکتا ہے؟

حضرت ثوبان رضی للہ عنہ فرماتے ہیں کہ رحمت عالم ﷺ نے ایک طویل حدیث شریف کے ضمن میں فرمایا: **سیکون في امتی کذابون ثلاثون کلهم یزعم انه نبی و انا خاتم النبیین لا نبي بعدي۔**

ترجمہ: میری امت میں تیس کذاب (نہایت جھوٹے لوگ) پیدا ہوں گے، ان میں سے ہر ایک یہ سمجھے گا کہ وہ نبی ہے۔ جب کہ میں خاتم النبیین ہوں میرے بعد کوئی نبی نہیں ہے۔

(ابوداؤد، کتاب الفتن والملاحم، باب اول۔ترمذی شریف کتاب الفتن، باب نمبر:۴۳)

اس حدیث شریف میں رسول رحمت ﷺ نے کتنا واضح ارشاد فرمادیا کہ میں خاتم النبیین اس معنی میں ہوں کہ میرے بعد کوئی نیا نبی نہیں ہے۔مگر افسوس ازلی اور ابدی گمراہ ٹولے (مرزائیوں) نے اپنی آنکھوں پر تعصب کی پٹی باندھ لی ہے۔

## ایک شبہ اوراس کا ازالہ

اب میں غلامانِ رسول کو مرزائیوں کی ایک اور خباثت کی طرف متوجہ کراتا ہوں کہ وہ کس طرح عقیدۂ ختم نبوت پر ڈاکہ ڈال رہے ہیں۔ مرزائی ''لا نبی بعدی''

کے معنی میں اس طرح تغیر وتبدل کرنے کی کوشش کرتے ہیں کہ اس کا معنی ہے کہ میرے بعد کوئی کامل نبی نہیں ہے۔ اس پر دلیل وہ دیتے ہیں کہ جس طرح حدیث شریف میں آیا ہے : **لا صلوۃ الا بفاتحۃ الکتاب** یعنی سورۃ فاتحہ کے بغیر نماز کامل نہیں ہے۔ اس کے یہ معنی نہیں کہ سورہ فاتحہ کے بغیر نماز ہوتی ہی نہیں۔

اسی طرح ایک اور حدیث کو وہ بطور دلیل پیش کرتے ہیں کہ **لا نکاح الا بولی** یعنی ولی کے بغیر نکاح نہیں ہے۔ احناف نے اس کا معنی یہ کیا ہے کہ ولی کے بغیر نکاح کامل نہیں ۔ یہ معنی نہیں کہ ولی کے بغیر بالغہ لڑکی نکاح کر ہی نہیں سکتی۔ اسی طرح ''لا نبی بعدی'' کا یہ معنی ہے کہ آپ کے بعد کوئی کامل یعنی صاحب شریعت نبی نہیں ہے۔ اسی طرح اگر کوئی مشرک یہ کہے کہ **لا الہ الا اللہ** اور اس کا معنی یہ کرے کہ اللہ کے سوا کوئی کامل خدا نہیں۔ ویسے اللہ تعالیٰ کے علاوہ چھوٹے خدا بھی ہیں تو اب مرزائی اس کا کیا جواب دیں گے؟ مرزائیوں کے پاس اس کا کوئی جواب ہے ہی نہیں، سوائے جھوٹ اور فریب کے۔

## لفظ خاتم النبیین سے کوئی نبی مستثنی نہیں

اس بات کا بھی خیال رہنا چاہیے کہ اس آیت (**ما کان محمد ابا احد من رجالکم ولکن رسول اللہ و خاتم النبیین**) میں اللہ تعالیٰ نے حضور کو خاتم النبیین فرمایا ہے۔ خاتم المرسلین یا خاتم الرسل نہیں فرمایا۔ علمائے منطق بیان کرتے ہیں کہ نبی اور رسول میں عموم وخصوص مطلق کی نسبت ہے کیونکہ نبی عام ہے اور رسول خاص ہے یعنی نبی

ہر اس انسان کو کہتے ہیں جس پر اللہ تعالیٰ نے وحی نازل فرمائی۔ اور اسے مخلوق خدا کی ہدایت کے لیے مبعوث فرمایا۔ جبکہ رسول یا مرسل کا لفظ انبیا میں سے صرف انہی پر بولا جاتا ہے جنہیں رب لم یزل نے کوئی نئی کتاب، نئی شریعت یا نیا صحیفہ عطا فرمایا ہو۔

اب اس لفظ خاتم النبیین پر غور فرمائیں۔۔۔ اگر خاتم المرسلین کہا جاتا تو کوئی کہنے والا یہ کہ سکتا ہے کہ آپ کی آمد نے صرف ایسے انبیا کی آمد کا سلسلہ ختم کیا ہے جو نئی کتاب یا نئی شریعت لانے والے ہوں۔ مطلقاً ہر نبی کی آمد کا سلسلہ منقطع نہیں ہوا۔ مگر اللہ تعالیٰ نے خاتم النبین فرما کر اس گمراہی کا دروازہ ہمیشہ کے لیے بند کر دیا کہ اب کوئی نیا نبی آ ہی نہیں سکتا۔ قرآن پاک کی اکہتر (۷۱) آیات نبی اکرم ﷺ کی ختم نبوت کا بیان کرتی نظر آتی ہیں۔ قرآن پاک میں سورۃ البقرہ کی آیت نمبر ۴ کا اگر مطالعہ کریں تو وہ صاف لفظوں میں ختم نبوت کا اعلان کر رہی ہے۔

وَ الَّذِینَ یُؤْمِنُونَ بِمَا أُنْزِلَ إِلَیْكَ وَ مَا أُنْزِلَ مِنْ قبلك۔

ترجمہ :اور وہ جو اس وحی پر ایمان لاتے ہیں جو اے رسول ﷺ آپ پر نازل کی گئی اور جو آپ سے پہلے نازل کی گئی۔

قرآن پاک ایک مکمل ضابطہ حیات ہے۔ دستور العمل ہے، اس میں کائنات کی ہر چیز چاہے وہ خشکی میں ہو یا تری میں اس کتاب مبین میں بیان کر دی گئی ہے۔ اور یہی کتاب مبین ہدایت بن کر نازل ہوئی ہے۔ اگر حضور ہادی دو جہاں ﷺ کے بعد وحی اترنے کا سلسلہ جاری رہتا تو یہاں و ما انزل من قبلك کے ساتھ و ما ینزل

من بعدك بھی کہاجاتا کہ مومنین اس وحی پربھی ایمان رکھتے جوآپ کے بعد نازل کی جائے گی مگر بعد والی کسی وحی کا ذکر ہی نہیں کیا گیا بلکہ فرمایا گیا جوآپ ﷺ پر اور آپ سے پہلے انبیاے کرام پر نازل کیا گیا۔، جو اس بات کی واضح دلیل ہے کہ آپ ﷺ کے بعد کوئی وحی نہیں اترے گی۔تو پھر انگریز کے پالتو بھیڑیئے پر کون سی وحی نازل ہوتی رہی؟ (برصغیر کا مسیلمہ کذاب :۲۲)

## علماے اہل سنت کے فتاوی کی روشنی میں مرزاغلام احمد قادیانی

زید ایک سنی شخص تھا اس نے اپنی لڑکی کی شادی ایک قادیانی لڑکے سے کرائی تو اب دریافت طلب امر یہ ہے کہ زید نے اس قادیانی (جس کا کفر ظاہر ہے اسے وہابی بھی کافر سمجھتا ہے ) کومسلمان سمجھ کر اپنی لڑکی کی شادی اس سے کرائی یا کافر سمجھ کر۔ اگر مسلمان سمجھا اس کافرمبین کوتو اس کے لیے شرعاً کیا حکم ہے؟ اور اگر کافر سمجھا تو مسلمہ کا نکاح کافر سے درست سمجھنے پر شرعاًاس پر کیا حکم وارد ہوتا ہے کیا ایسے شخص یا مذکورہ بالا حضرات جو اپنی سنی لڑکی کی شادی وہابی لڑکے سے کرائیں شرعا اس پر کیا حکم وارد ہے؟ اور یہ کہ شریعت کے حکم کی نافرمانی کرنے والے لوگوں سے میل جول درست ہے؟ شریعت کا کیا فیصلہ ہے۔ بینو او توجروا۔

**الجواب**

قادیانی خواہ عامی ہوں خواہ خواص سب کے سب کافر و مرتد ہیں اس لیے کہ

قادیانی وہ ہے جوغلام احمد قادیانی کو نبی مانے یا کم از کم مسیح موعود جانے۔ اس لیے ہر قادیانی ضرور کافر ہے اور مرتد بھی اور مرتد کا نکاح دنیا میں کسی سے درست نہیں۔ جس نے لڑکی کا بیاہ کسی قادیانی سے کیا وہ زنا کا آلۂ کار رہا، قادیانی کے ساتھ اس لڑکی کی جتنی قربت ہوگی زنائے خالص ہوگی، اوران سب زنا کا وبال اس شخص پر ہوگا۔ جو اولاد ہوگی اولادالزنا ہوگی اور اگر معاذ اللہ قادیانی کو مسلمان جان کر اپنی لڑکی بیاہی تو کافر و مرتد ہو گیا، اور اگر کافر جانتے ہوئے اسے لڑکی دی تو کافر نہ ہوگا، صرف گنہ گار رہا۔ ایسے شخص سے میل جول حرام ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم (فتاویٰ شارح بخاری، ج :۳، ص: ۵۴)

کوئی آدمی جان بوجھ کر قادیانیوں کے ساتھ ملتا جلتا ہے تو اس کے بارے میں کیا حکم ہے اور جو بغیر جان بوجھ کر ملتا ہے اس کے بارے میں کیا حکم ہے؟ بستی کے سردار جان بوجھ کر قادیانیوں کے برات میں گئے ہیں اس کے لیے کیا سزا ہوگی؟

**الجواب**

قادیانی کافر و مرتد ہیں، مسلمان نہیں، ان کا حکم ہندوؤں سے بھی زیادہ سخت ہے۔ قادیانیوں سے ملنا جلنا حرام ہے جو شخص یہ جانتے ہوئے کہ فلاں قادیانی ہے، پھر اس سے ملتا جلتا ہے تو فاسق فاجر ہے اس لیے بستی کا سردار جو قادیانیوں کی برات میں شریک ہوا ضرور گنہگار ہے۔ اور اگر کسی کو معلوم نہیں کہ فلاں قادیانی ہے پھر اس سے ملتا جلتا ہے تو اسے اس پر کچھ گناہ نہیں لیکن جس شخص کو معلوم ہے اس پر واجب ہے کہ اسے بتائے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔ (ایضا، ج :۳، ص :۶۲)

ایک مولانا شبر نے اپنی تقریر کے دوران کہا جتنے لوگ کلمہ پڑھتے ہیں، سب کے سب مسلمان جنت میں داخل ہوں گے۔کلمہ والی بات پر بہت زور دیتا رہا کہ روز قیامت صرف دو گروپ ہوں کے ایک مشرک اور ایک مسلم۔دوسری بات یہ کہ انسان کو حق نہیں کہ کسی کو کافر کہے، یہ صرف اللہ تعالیٰ ہی کرسکتا ہے۔کسی کو کافر بنانا جو گستاخ رسول ہے خاص کرمرزائی کے متعلق یہ صاحب کا خیال ہے کہ سب کلمہ گو ہیں،لہذا ان کو کافر نہیں کہنا چاہئے تو آیا ایسے شخص کو امامت پر مقرر کرسکتے ہیں؟ جواب قرآن وحدیث کی روشنی سے مطلوب۔

**الجواب**

یہ شخص اپنی تقریر کی بنا پر صلح کلی، بدمذہب، کافر و مرتد ہے،اسے امام بنانا حرام۔اس کے پیچھے نماز پڑھنا قضا کے برابر بلکہ اس سے بدتر، منجر الی الکفر۔جولوگ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم یا کسی نبی کے گستاخ ہیں وہ باجماع امت کافر و مرتد ہیں ایسے کہ جو ان کے کفر میں شک کرے وہ بھی کافر، شفااور اس کی شرح اور شامی میں ہے:

**اجمع المسلمون علی ان شاتم النبی کافر، من شک فی عذابه و کفره کفر۔** (ردالمحتار، ج:٦، ص:٣٧٠)

او کما قال۔مرزائی دو وجہ سے کافر ہیں۔ایک تو غلام احمد کو اپنا پیشوا بنا کر اور اسے نبی مان کر۔حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم خاتم النبیین بمعنی آخر النبیین ہیں۔حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کسی کا نبی ہونا شرعا محال ہے۔

شفا شریف میں ہے :**اجمعت الامة علی حمل هذا الکلام علی ظاهره و أن مفهومه المراد به بدون تأويل و لا تخصيص فلا شك في كفر هؤلاء الطوائف كلها.**

امام غزالی رحمۃ اللہ علیہ کتاب الاقتصاد میں مضمون بالا اپنے الفاظ میں لکھنے کے بعد فرماتے ہیں: "**لا يمنع الحكم بتكفيره**"

امام عبدالغنی نابلسی رحمۃ اللہ علیہ شرح الفرائد میں مضمون بالا اپنے الفاظ میں تحریر کر کے فرماتے ہیں:

"**وهذا أحدى المسائل المشهورة كفرنا بها الفلاسفة لعنهم الله تعالىٰ**"

دوسرا ان کا کفر یہ ہے کہ قادیانی نے حضرت عیسیٰ علیہ الصلوۃ التسلیم اور ان کی والدہ ماجدہ کی شان میں گستاخیاں کی ہیں جو اس کی کتاب کشتی وغیرہ میں موجود ہے۔ یہ صحیح ہے کہ کافر اللہ بناتا ہے، پس جسے اللہ نے کافر بنایا تو اللہ کے بندوں پر فرض ہے کہ اسے کافر جانیں، کافر مانیں، کافر کہیں ورنہ اللہ عزوجل کی مخالفت لازم آئے گی۔ گستاخ رسول کے بارے میں خود اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

**لَا تَعْتَذِرُوا قَدْ كَفَرْتُمْ بَعْدَ إِيْمَانِكُمْ۔** (سورۃ التوبہ، آیت :٦٦)

ترجمہ : بہانے نہ بناؤ مومن ہونے کے بعد بلاشبہ تم کافر ہو گئے۔

اس لیے جو بھی گستاخ رسول ہو، خواہ قادیانی ہو یا دیوبندی وہ بلاشبہ کافر ہے، جو اسے کافر نہ مانے وہ بھی کافر۔ اس لیے جو قادیانی کو کافر نہ جانے وہ مسلمان نہیں، نہ اس کی

نماز نماز نہ اس کے پیچھے کسی کی نماز صحیح۔ایسوں کو ماننا تو بڑی بات ہے،ان سے سلام کلام جائز نہیں۔واللہ تعالیٰ اعلم (ایضا،ج :۳،ص :٦٦)

قادیان ضلع گرداسپور پنجاب سے جو قاعدہ یسرنا القرآن چھپ کر شائع ہوا ہے،وہ بچوں کو پڑھانا کیسا ہے؟

**الجواب**

مذہب قادیانی رکھنے والے یقینا اجماعا بلا شک وشبہ کفار دو مرتدین ہیں ۔ایسے لوگوں کی کتابیں بچوں کو پڑھانا ناجائز ہے اگر چہ ان کتابوں میں انکی گمراہی کی باتین نہ ہوں مگر مصنف کی عزت دل میں پیدا ہوگی اور انکی باتیں قبول کرنے کا مادہ پیدا ہوگا۔واللہ تعالیٰ اعلم (فتاوی امجدیہ،ج :۴،ص :۱۰۹)

کیا فرماتے ہیں علماے دین اس صورت میں کہ کوہ سری کے انتخاب میں دو امیدوار ممبری جن میں سے ایک احمدی ہے،جو مرزا غلام احمد قادیانی کو مجدد مانتا ہے۔اور دوسرا افری مشن یعنی جادوگر کا نمبر ہے،مسلمانان کوہ سری نے ہر دو کو حسب رسوخ پر چیاں دیں،اب احمدی لاہوری کے حق میں جن مسلمانان اہلسنت و جماعت نے پر چیاں دی ہیں ان کے بر خلاف مشورہ کیا جا رہا ہے کہ یہ بھی مرزائی ہو گئے ہیں کیا صرف پر چی دینے سے اور وہ بھی اس لیے کہ ایک تعلیم یافتہ اور مسلمانوں کے ہمدرد کو دی جائیں کوئی شخص مرزائی ہوسکتا ہے؟ جبکہ اس کے عقائد اہل سنت و جماعت کے ہوں؟ بینوا وتو جروا۔

**الجواب**

اس میں شک نہیں کہ مرزا غلام احمد نے انبیا علیہم السلام کی سخت سخت توہین کی ہے اور دعویٰ نبوت کیا۔ اس وجہ سے یقینا وہ شخص کافر ہے، اس کے اقوال پر مطلع ہو کر مجدد تو جدا اسے مسلمان جاننا بھی کفر ہے، کفر مگر کہ کوممبری کی رائے دینا کفر نہیں، نہ فقط اپنی بات سے رائے دہندگان مرزائی ہوئے مگر مرزائیوں سے میل جول رکھنا سخت دینی مضرت کا سبب ہے، حدیث میں ہے :**ایاکم و ایاھم لا یضلونکم و لا یفتنونکم**۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔ (ایضا، ج :۴،ص :۱۶۸)

کیا فرماتے ہیں علماے دین مسئلہ ذیل میں کہ:

زید عالم دین اور مفسر قرآن ہے اہل شہران کو بہت بہتر سمجھتے ہیں ہر ہفتہ قرآن کریم کی تفسیر بیان کرتے ہیں کافی تعداد میں مسلمان جمع ہوتے ہیں انہوں نے اب سے کچھ عرصہ قبل قادیانیوں کے متعلق ایک فتوی دیا جس میں اہل قبلہ تسلیم کرنے کے بعد ان سے میل جول کھانا پینا نیز باہمی تعلقات قائم رکھنے کی شرعی اجازت دی براہ کرم ایسے عالم دین کے متعلق تحریر فرمائیں کہ اہل سنت و جماعت ان کی طرف رجوع کریں یا نہ کریں نیز اہل قبلہ کی تعریف سے مطلع فرما کر عنداللہ ماجور ہوں۔

**الجواب**

زید بے قید اس فتوی ملعونہ سے جس میں اس نے قادیانی کو اہل قبلہ قرار دیا، کافر ہو گیا اس پر توبہ و تجدید ایمان فرض ہے اور تجدید نکاح بھی اگر بیوی رکھتا ہو۔ در

مختار میں ہے: **مایکون کفر اتفاقا یبطل العمل و النکاح و اولادہ اولادزنا۔**

اہل قبلہ وہ لوگ ہیں جو تمام ضروریات دین پر ایمان رکھتے ہوں۔ضروریات دین میں سے کسی مسئلہ ضروریہ دینیہ کا منکر اگرچہ ایسا ہی نمازی ہو ہرگز مسلمان نہیں ورنہ مانعین زکوۃ عہد صدیقی میں اور مسلمہ کذاب اور منافقین عہد نبوی میں کافر نہ ٹھہرتے ان سے قتال نہ کیا جاتا۔ والمولی تعالی اعلم۔ (فتاویٰ تاج الشریعہ، ج: ۲، ص: ۱۱۱)

## مرزاقادیانی کی پیشین گوئیاں
## (جو پوری نہ ہو سکیں)

مرزا غلام احمد قادیانی اپنی خود ساختہ شخصیت کو منوانے کے لیے بلند بانگ دعوے سے لے کر مباحثے، مناظرے اور پیشین گوئیوں سمیت سارے ممکنہ ہتھکنڈے آزماتے رہے۔ ظاہر ہے کہ جب بات بنانے کے فن میں مہارت تامہ حاصل ہو جائے، تو خواہ ماضی کے حوالے سے حقائق ومعلومات سے متصادم باتیں کی جائیں، یا مستقبل کے بارے میں اٹکلیں لگائی جائیں، دونوں صورتوں میں چت بھی اپنی اور پٹ بھی اپنی ہی رہے گی۔ قرآن مجید میں ارشاد خداوندی ہے: **فَلَا تَحْسَبَنَّ اللّٰهَ مُخْلِفَ وَعْدِهٖ رُسُلَهٗ ؕ اِنَّ اللّٰهَ عَزِیْزٌ ذُو انْتِقَامٍ** (ابراہیم: ۴۷)

ترجمہ: **تو ہرگز خیال نہ کرنا کہ اللہ اپنے رسولوں سے وعدہ خلاف کرے گا بیشک اللہ غالب ہے بدلہ لینے والا۔** (کنز الایمان)

جس طرح آگ کا کیڑا آگ میں خوش اور زندہ رہتا ہے اسی طرح قادیان کا

جھوٹا مدعی نبوت آنجہانی مرزا قادیانی اپنے جھوٹ پر بہت خوش رہتا تھا۔ ''بدنام اگر ہوں گے تو کیا نام نہ ہوگا'' کے مصداق اسے ہر روز نت نئی پیشین گوئیاں کرنے کا بہت شوق تھا۔ خواہ وہ پوری ہوں یا نہ ہوں۔ حالانکہ پیشین گوئیوں کے سچا ہونے کے بارے میں خود مرزا قادیانی کا کہنا ہے:

✵ واضح ہو کہ ہمارا صدق یا کذب جانچنے کے لیے ہماری پیشگوئی سے بڑھ کر اور کوئی محل امتحان نہیں ہوسکتا۔

(آئینہ کمالات اسلام، ص: ۲۸۸، مندرجہ روحانی خزائن، ج: ۵، ص: ۲۸۸)

✵ اگر ثابت ہو کہ میری سو پیشگوئیوں میں سے ایک بھی جھوٹی نکلی ہو تو میں اقرار کروں گا کہ میں کاذب ہوں۔ (اربعین، ج: ۴، ص: ۱۱۹)

اب متذکرہ بالا کسوٹی پر مرزا غلام احمد قادیانی کی پیشین گوئیاں پرکھی جائیں اور عدل و انصاف کے آئینہ میں مرزا قادیانی کے نوک قلم سے نکلے ہوئے جملوں کے سایے میں اس کے چند اہم پیشین گوئیوں کا انجام ملاحظہ کریں۔

## مرزا قادیانی کی عمر

مرزا قادیانی کو اپنی عمر کے بارے میں الہام ہوا:

✵ **تَرَی نَسْلاً بَعِیدًا و لَنُحْیِیَنَّك حَیوۃً طَیِّبَۃً۔ ثَمَانِینَ حَوْلاً أَوْ قَرِیبًا مِنْ ذَالِكَ أَوْ تَزِیدُ عَلَیْهِ سِنِینَا - وَ کَانَ وَعْدُاللّٰہِ مَفْعُولاً**

ترجمہ : تو دور کی نسل بھی دیکھے گا اور ہم تجھے خوش زندگی عطا کریں گے۔ ۸۰/ سال یا

اس کے قریب یااس سے چندسال زیادہ۔اوراللہ تعالیٰ کاوعدہ پوراہوکررہے گا۔
(تذکرہ مجموعہ وحی والہامات طبع چہارم،ص :۴۰۱)

مرزاقادیانی نےمزید کہا:

✵ خداتعالیٰ نے مجھے صریح لفظوں میں اطلاع دی تھی کہ تیری عمراسی برس کی ہوگی اور یایہ کہ پانچ چھ سال زیادہ یاپانچ چھ سال کم۔ (براہین احمدیہ حصہ پنجم،ص :۹۷)

✵ خدا نے مسیح کو وعدہ دیا کہ میں تجھے صلیب سے بچاؤں گااور اپنی طرف تیرا رفع کروں گا،جیسا کہ ابراہیم اور دوسرے پاک نبیوں کا رفع ہوا۔سواس طرح ان لوگوں کے منصوبوں کے برخلاف خدانے مجھے وعدہ دیا کہ میں ۸۰/برس یادوتین برس کم یا زیادہ تیری عمرکروں گاتا کہ لوگ کمی عمرسے کاذب ہونے کانتیجہ نہ نکال سکیں۔
(تحفہ گولڑویہ،ضمیمہ،ص :۸)

مرزاقادیانی کے مذکورہ بالاالہامات اوروحیوں سے واضح طور پر پتہ چلتا ہے کہ بقول مرزاقادیانی،اللہ تعالیٰ نے اس سے وعدہ کیااورالہاماً بتایا تھا کہ اس کی عمر ۸۰/سال یادوتین سال کم یازیادہ ہوگی۔اس بناپرمرزاقادیانی نے پیشن گوئی کردی کہ اس کی عمر۸۰/سال کے قریب ہوگی۔مرزاقادیانی کی اس پیشین گوئی کوسچایاجھوٹا جانچنے کے لیے بڑاآسان فارمولاہے کہ مرزاقادیانی کی تاریخ پیدائش اورتاریخ وفات دیکھ لی جائے۔مرزاقادیانی ۲۶/مئی ۱۹۰۸ءکوواصل جہنم ہوا۔اب صرف یہ معلوم کرنا باقی ہے کہ مرزاقادیانی کس سال میں پیدا ہوا؟ اس کا فیصلہ خودمرزاقادیانی کی اپنی تحریروں سے کرلیتے ہیں۔مرزاقادیانی اپنے سوانح میں لکھتا ہے:

''میری ذاتی سوانح یہ ہیں کہ میری پیدائش ۱۸۳۹ء یا ۱۸۴۰ء سکھوں کے آخری وقت میں ہوئی ہے اور میں ۱۸۵۷ء میں سولہ برس کا یا سترھویں برس میں تھا۔

(کتاب البریہ،ص :۱۵۹)

قارئین کرام! آپ خود حساب کرلیں کہ مرزا قادیانی نے کتنی عمر پائی تھی؟ اگر سال ولادت ۱۸۳۹ء تسلیم کیا جائے تو کل عمر ۶۹ رسال بنتی ہے اور اگر ۱۸۴۰ء مان لیا جائے تو کل عمر ۶۸ رسال بنتی ہے۔ لہذا الہامی دعوؤں، خدائی وحیوں اور بشارتوں کے باوجود مرزا قادیانی کی عمر ۸۰ رسال کے قریب نہ ہوئی اور اس کی پیشین گوئی جھوٹی ثابت ہوئی۔

جبکہ مرزا قادیانی کا دعوی ہے کہ اللہ نے اسے الہام کیا ہے:

''بَارَكَ اللّٰهُ فِي اِلْهَامِكَ وَ وَحْیِکَ وَ رُؤْيَاكَ''.

ترجمہ : برکت دی اللہ نے تیرے الہام میں اور تیری وحی میں اور تیری رویا میں۔

(تذکرہ مجموعہ وحی والہامات طبع چہارم،ص :۵۶۹)

اس سلسلہ میں ایک اور حوالہ ملاحظہ فرمائیں۔ مرزا قادیانی نے اپنی کتاب میں لکھا یعنی اُس روز سے جو وہ امام ملہم ہو کر اپنے تئیں ظاہر کرے گا چالیس برس تک زندگی کرے گا۔ اب واضح رہے کہ یہ عاجز اپنی عمر کے چالیسویں برس میں دعوت حق کے لیے بالہام خاص مامور کیا گیا اور بشارت دی گئی کہ ۸۰ ربرس تک یا اس کے قریب تیری عمر ہے سو اس الہام سے چالیس برس تک دعوت ثابت ہوتی ہے جن میں سے دس برس کامل گزر بھی گئے۔ (نشان آسمانی ص:۱۴)

مرزا قادیانی کا کہنا ہے کہ اسے قدرت نے دعوت حق کے لیے خاص طور پر

مامور کیا اور ایک خاص الہام کے ذریعے بشارت دی گئی کہ تیری عمر ۸۰ رسال یا اس کے قریب ہوگی۔ بقول مرزا قادیانی اس الہام سے ۴۰ رسال کی دعوت حق دینا بھی ثابت ہوتا ہے۔ دعوت کے ۱۰ رسال گزر گئے ہیں۔ باقی ۳۰ رسال رہ گئے ہیں۔ مرزا قادیانی نے ۱۸۹۲ء میں یہ کتاب تحریر کی۔ اس وقت اس کی عمر ۵۰ رسال تھی۔ گویا دعوت حق کے لیے اسے مزید ۳۰ رسال زندہ رہنا تھا۔ اس لحاظ سے مرزا قادیانی کی وفات ۱۹۲۲ء کے قریب ہونی چاہیے تھی مگر وہ اپنی الہامی تحریر کے صرف ۱۴ رسال بعد ہی ۱۹۰۸ء میں جہنم واصل ہو گیا اور اس طرح اس کی عمر ۸۰ رسال پوری نہ ہوئی اور یہ پیشین گوئی جھوٹی ثابت ہوئی۔

## خواتین مبارکہ کہ بشارت

آنجہانی مرزا غلام احمد قادیانی کی پہلی شادی اس کے ماموں مرزا جمعیت بیگ کی بیٹی حرمت بی بی سے ۱۸۵۲ء میں ہوئی جس سے دو بیٹے مرزا سلطان احمد اور مرزا فضل احمد پیدا ہوئے۔ جب مرزا قادیانی کا حرمت بی بی سے دل بھر گیا تو اس نے دہلی کی ایک آزاد خیال فیملی سے تعلق رکھنے والی نصرت جہاں سے ۱۷ رنومبر ۱۸۸۴ء کو دوسری شادی رچالی۔ قادیانی نصرت جہاں کو "ام المومنین" (نعوذ باللہ) کا درجہ دیتے ہیں جبکہ مرزا قادیانی کی پہلی بیوی کو حقارت سے اس کے بیٹے فضل احمد کے حوالہ سے ''پھجے دی ماں'' کے لقب سے یاد کیا جاتا ہے۔ نصرت جہاں کے بیٹے مرزا بشیر احمد ایم اے (جسے مرزا قادیانی نے ''قمر الانبیاء'' کا خطاب دیا) نے اپنے والد مرزا

قادیانی کے حالات زندگی پر مشتمل ایک کتاب سیرت المہدی لکھی۔ قادیانیوں کے نزدیک یہ کتاب بڑی اہم اور مستند ہے۔ اس کتاب میں مرزا بشیر احمد اپنی والدہ نصرت جہاں کے حوالہ سے لکھتا ہے کہ ایک دفعہ مجھے میری والدہ نے بتایا کہ تمھارے ابا (مرزا قادیانی) نے اپنی پہلی بیوی حرمت بی بی سے مباشرت ترک کر دی تھی اور اسے کہا تھا کہ اب میں نے دوسری شادی کر لی ہے۔ اب تم طلاق لے لو یا مجھے وظیفہ زوجیت ادا کرنے کے حقوق معاف کر دو۔ اس بے چاری نے بڑی سادگی سے جواب دیا کہ اب میں طلاق لے کر کیا کروں گی۔ البتہ میں آپ کو اپنے حقوق زوجیت معاف کرتی ہوں۔ مرزا بشیر احمد اپنی والدہ کے حوالہ سے مزید لکھتا ہے کہ پھر واقعی ایسا ہی ہوا۔ یعنی تمھارے ابا عمر بھر حرمت بی بی کے پاس مباشرت کے لیے نہیں گئے۔

(سیرت المہدی جلد اول, ص : ۳۳)

نصرت جہاں سے شادی کے بعد مرزا قادیانی نے مالک ارض وسما اللہ تعالیٰ کے حوالہ سے مندرجہ ذیل الہام بیان کیا:

پھر خدائے کریم جل شانہ نے مجھے بشارت دے کر کہا کہ تیرا گھر برکت سے بھرے گا اور میں اپنی نعمتیں تجھ پر پوری کروں گا، اور خواتین مبارکہ سے جن میں سے تو بعض کو اس کے بعد پائے گا، تیری نسل بہت ہو گی اور میں تیری ذریت کو بہت بڑھاؤں گا اور برکت دوں گا''۔ (تذکرہ مجموعہ وحی والہامات طبع چہارم، ص:۱۱۱)

مرزا قادیانی نے مزید کہا:

''اس عاجز نے ۲۰ ؍فروری ۱۸۸۶ء کے اشتہار میں یہ پیشین گوئی خدا تعالیٰ کی طرف سے بیان کی تھی کہ اس نے مجھے بشارت دی ہے کہ بعض بابرکت عورتیں اس اشتہار کے بعد بھی تیرے نکاح میں آئیں گی اور ان سے اولاد پیدا ہوگی''۔

(مجموعہ اشتہارات جلد اوّل، ص : ۱۱۳)

لیکن افسوس! مرزا قادیانی کے نکاح میں کوئی خواتین مبارکہ یا بابرکت عورتیں نہیں آئیں۔ قادیانی کہتے ہیں کہ اس سے مراد محمدی بیگم ہے۔ لیکن وہ یہ نہیں سوچتے کہ یہ پیشین گوئی ۱۸۸۶ء کی ہے جبکہ محمدی بیگم کا مسئلہ کئی سال بعد شروع ہوا تھا اور سوال پیدا ہوتا ہے کہ کیا محمدی بیگم آخر تک مرزا قادیانی کے نکاح میں آئی؟ پھر یہ بھی سوال پیدا ہوتا ہے کہ کیا اکیلی محمدی بیگم، خواتین مبارکہ ہوسکتی ہے؟ سو مرزا قادیانی کی یہ پیشین گوئی بھی جھوٹی ثابت ہوئی۔ حالانکہ مرزا قادیانی نے اس پیشین گوئی میں واضح طور پر کہا تھا کہ مجھے اللہ تعالیٰ نے بشارت دی ہے۔ آپ خود سوچیے! جو شخص اللہ تعالیٰ پر بہتان لگائے، وہ کتنا بڑا جھوٹا، کذاب اور دجال ہوگا۔

مرزا قادیانی نے کہا تھا :

''کیا اس کے سوا کسی اور چیز کا نام ذلت ہے کہ جو کچھ اس نے کہا، وہ پورا نہ ہوا۔'' (انجام آتھم، ص : ۲۷، مندرجہ روحانی خزائن، ج:۱۱، ص:۳۱۱)

## ہماری موت مکہ میں یا مدینہ میں ہوگی

مرزا قادیانی نے اپنے الہامی ربانی سے اپنی موت کی پیشین گوئی کرتے

ہوئے لکھا کہ ہم مکہ میں مریں گے یا مدینہ میں۔ (تذکرہ مجموعہ الہامات، ص:۵۹۱)

مرزا قادیانی کی یہ پیشین گوئی بھی دوسری پیشین گوئیوں کی طرح سراسر جھوٹ نکلی اور مرزا قادیانی ۲۶ رمئی ۱۹۰۸ء کو برانڈرتھ روڈ لاہور کی احمدیہ بلڈنگ میں واصل فی النار ہوااوراس کی لاش بذریعہ ریل گاڑی قادیان انڈیا کی طرف روانہ کی گئی مرزا قادیانی کو مکہ معظّمہ اور مدینہ منورہ میں موت تو درکنار اپنی ساری زندگی ان مبارک مقامات میں داخل ہونے کی بھی توفیق نہ ملی، قادیانیوں کا اس پیشین گوئی کی تاویل مکی اور مدنی فتح سے کرنا ان کا نرا دجل وفریب ہے، دنیا کی کسی لغت میں موت کا معنی فتح نہیں ہے، اگر موت کا معنی فتح ہے تو تمام قادیانیوں کو چاہیے کہ زہر کھا کر یا ڈوب کر مرجائیں تا کہ ان کی مکمل فتح ہو جائے، مرزا قادیانی کا لاہور میں وبائی ہیضہ سے مرجانا قادیانیوں کے لیے بھی ڈوب مرنے کا مقام ہے۔ قادیانیوں کو مرزا قادیانی کی پیشین گوئیوں کے لیے تاویلات فاسدہ کا سہارا لینے سے پہلے اپنے نبی اور مجدد مرزا قادیانی کی اس عبارت پر ضرور غور کرنا چاہیے لکھا ہے کہ:

اگر ان تمام الفاظ کی تاویل کی جائے گی تو پھر پیشین گوئی کچھ بھی نہ رہے گی، بلکہ مخالف کے نزدیک ایک باعث تمسخر ہوگا، کیوں کہ پیشین گوئی کی تمام شوکت اور اثر اپنے ظاہر الفاظ کے ساتھ ہوتا ہے اور پیشین گوئی کرنے والے کا مقصود یہ ہوتا ہے کہ لوگ ان علامتوں کو یاد رکھیں اور انہی کو مدعی صادق کا معیار ٹھہرائیں مگر تاویل میں تو وہ سارے نشان مقرر کردہ گم ہو جاتے ہیں اور یہ امر مقبول اور مسلم ہے کہ نصوص کو ہمیشہ

ان کے ظاہر پر حمل کرنا چاہیے اور ہر ایک لفظ کی تاویل مخالف کو تسکین نہیں دے سکتی کیوں کہ اس طرح تو مقدمہ کا فیصلہ ہی نہیں ہوسکتا۔

(تحفہ گولڑیہ، ص :۵۷، روحانی خزائن جلد ۱۷، ص :۱۶۱)

مرزا قادیانی کی تمام پیشین گوئیوں کو قادیانیوں نے تاویلات کی سان پر چڑھایا ہے ان کو اپنے گرو (جھوٹے) مجدد و نبی کی بات مان کر اپنے گرو مرزا قادیانی کی پیشن گوئیوں کے جھوٹے ہونے کا اقرار کرلینا چاہیے۔ (قادیانیت کے بطلان کا انکشاف)

## اعلی حضرت اور تردید قادیانیت

چودھویں صدی ہجری کے مجدد، اعلیٰ حضرت امام احمد رضا فاضل بریلوی نے اپنے فرض منصبی تجدید واحیاے دین اور سرکوبی اعداے دین کی ادائیگی میں رات دن ایک کر رکھا تھا ان کے دور میں جتنے بھی اعتقادی فتنے اٹھے اور جتنی بھی اسلام دشمن تحریکیں پیدا ہوئیں آپ نے بھر پور علمی انداز میں اپنی تحریروں کے ذریعہ ان کا محاسبہ اور تعاقب کیا اور ان کے مفاسد سے امت مسلمہ کو آگاہ کیا اور قرآن وسنت، اجماع امت اور دوسرے دلائل شرعیہ کی روشنی میں گمراہوں، گمراہ گروں اور ان کی گمراہیوں کی خوب خبر لی اور ان کا شرعی حکم بیان فرمایا۔ امام احمد رضا نے وہابیت ونجدیت، دیوبندیت وندویت، رفض وشیعیت، قادیانیت مرزائیت، کفر ثنویت، دہریت، نیچریت پر ایسی ایسی کاری ضربیں لگائیں کے آج تک ان کی ٹیسیں محسوس کی جارہی ہیں۔ آپ کی تصانیف ان فاسد غیر اسلامی عقائد ونظریات اور تحریکات کے رد وابطال

سے بھری پڑی ہیں۔ جب آپ مسند رشد وہدایت پر فائز ہوئے تو مرزا غلام احمد قادیانی کی تحریک مرزائیت شباب پر تھی، مرزا کا دعوے نبوت اور دوسرے دعوے اور ہفوات وخرافات سامنے تھے۔ آپ نے ان کا بھی بھر پور رد وابطال کیا، اور تنقید وتعاقب کر کے مرزائیت کا شیش محل چکنا چور کر دیا، رد مرزا و مرزائیت میں آپ کا کارنامہ آب زر سے لکھنے کے قابل ہے جس جامعیت سے آپ نے فرمایا وہ صرف آپ کا حصہ ہے، اور مرزائیت میں انجام دیئے جانے والے دوسروں کے تمام کارناموں پر بھاری ہے۔ اس سلسلے میں آپ نے درج ذیل پانچ مستقل رسالے تصنیف فرمائے۔ (۱) **جزاءاللہ عدوہ بابائہ ختم النبوۃ (۲) السوءو العقاب علی المسیح الکذاب (۳) قھر الدیان علی مرتد بقادیان (۴) المبین ختم النبیین (۵) الجراز الدیاني علی المرتد القادیانی**

پہلے رسالہ "**جزاءاللہ عدوہ**" کے مضامین ومشمولات کا تعارف خود یوں کراتے ہیں۔ فقیر غفرلہ القدیر نے اپنی کتاب "**جزاءاللہ عدوہ بابائہ ختم النبوۃ**" میں اس مطلب ایمانی پر صحاح وسنن ومسانید ومعاجیم وجوامع سے ایک سو بیس حدیثیں اور تکفیر منکر (ختم نبوت) پر اشادات ائمہ وعلماے قدیم وحدیث وکتب عقائد واصول فقہ وحدیث سے تیس نصوص ذکر کئے، للہ الحمد (فتاویٰ رضویہ ج:۶، ص:۵۹)

یعنی اتنے کثیر دلائل سے یہ ثابت فرمایا ہے کہ خاتم النبیین کا معنی آخری نبی، ایسا قطعی یقینی اور معلوم ومشہور معنی کہ جس میں کسی قسم کے شبہ کی گنجائش نہیں، جسے علما تو

علما،عوام تک جانتے ہیں۔

دوسرے رسالہ ''**السوءو العقاب**'' میں مسیح قادیانی مرزاغلام احمد کے دس کفریات،خودمرزا کی کتب کے حوالہ کے ساتھ تفصلاً ذکر کئے اور دلائل سے ان کا ردبلیغ فرمایامختلف معتبر کتابوں کے حوالے نقل کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

یہ لوگ (مرزااور مرزائی) دین اسلام سے خارج ہیں اوران کے احکام بعینہ مرتدین کے احکام ہیں۔تیسرا رسالہ قہرالدیان ایک ماہوار رسالہ ہے،جس کی ابتدا کا محرک روہیل کھنڈ گزٹ مطبوعہ یکم جولائی ۱۹۰۵ء میں تصورحسین نیچہ بند کے نام سے شائع مضمون بعنوان ''اطلاع ضروری'' کی اشاعت ثابت ہوئی ،جس میں قادیانیوں کی طرف سے علمائے اہل سنت پر سخت زبان درازی اور افترا پردازی کی گئی۔رسالہ کا عرفی نام ہدایت نوری رکھا۔

اس وقت مطبوع شکل میں دستیاب قہرالدیان کے نام سے ہدایت نوری کا صرف پہلا شمارہ ہے،اس میں اللہ کے رسول روح اللہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام اوران کی والدہ طاہرہ حضرت مریم رضی اللہ عنہا کی توہین وتکذیب پر مبنی غیرواقعی وغیرمہذب اعتراضات اورخرافات کومرزا کی کتابوں سے باحوالہ نقل کر کے ان کاانتہائی سنجیدہ رد فرمایاہے،مرزا کے یہ اعتراضات وتنقیدات اورحضرت عیسیٰ علیہ السلام پرافضلیت کا خبط سنجیدگی وشرافت کی سرحد کو پار کر گیا ہے،انہیں لغویات وخرافات اورگالیوں سے زیادہ اورکچھ نہیں کہاجاسکتا۔

چوتھے رسالہ ''المبین'' کی وجہ تالیف، پس منظر اور مباحث مذکورہ سے متعلق مرتب فتاویٰ رضویہ ج ٦: ، بحرالعلوم حضرت علامہ مفتی عبدالمنان اعظمی مقدمہ فتاویٰ میں رقم طراز ہیں: ''المبین ختم النبیین ـ'' اسلام کے ایک بنیادی عقیدۂ ختم نبوت پر ہے، واقعہ یہ ہے کہ اسلام کی چودہ سوسالہ تاریخ میں پوری امت مسلمہ اس عقیدہ پر متفق رہی کہ محمد عربی ﷺ کے بعد اب کوئی دوسرا نبی نہیں آسکتا، قرآن کا یہی فرمان ''ولکن رسول الله و خاتم النبیین "۔ رسول اللہ ﷺ کا یہی ارشاد "لا نبی بعدی و ختم بی النبییون'' اوراسی معنی پر پوری امت کا اجماع قائم رہا۔

روایتوں میں ایک اثر ابن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی کہ زمینیں سات ہیں اور ہر زمین میں تمہارے آدم کی طرح آدم، تمہارے عیسیٰ و موسیٰ کی طرح عیسیٰ و موسیٰ تمہارے محمد کی طرح محمد صلوۃ اللہ علیہ وعلیہم اجمعین ہیں تمام علماے امت نے اس اثر کو اجماع امت اور تصریحات قرآن وحدیث کے خلاف ہونے کی وجہ سے رد کر دیا اور بے اعتبار قرار دیا۔

مگر دیو بند کے مولوی قاسم صاحب نانوتوی نے یہ سگوفہ چھوڑا کہ اثر کو رد کرنے کی ضرورت اس وجہ سے پیش آئی کہ ساری امت نے رسول اللہ ﷺ کے خاتم النبیین ہونے کا یہ مطلب قرار دیا کہ آپ سب کے بعد کے نبی اور آخری نبی ہیں لیکن اگر خاتم النبیین کے معنی بجائے آخری نبی کے اصلی نبی کیا جائے تو حضور ﷺ کے زمانہ میں یا ان کے زمانہ مبارکہ کے بعد بھی کہیں کوئی نبی ہو تب بھی آپ ہی خاتم

رہیں گے، کیونکہ ان ہزاروں نبیوں کی بھیڑ میں بھی جو آپ کے زمانہ میں ہو یا بعد میں آئیں بالذات نبی آپ ہی ہوں گے لھذا خاتم بھی آپ ہی ہوں گے۔

اجماع امت کے خلاف ،تصریحات قرآن وحدیث کے خلاف مولوی قاسم نانوتوی صاحب کی اس جرات رندانہ کے ردعمل میں پوری امت میں ایک بھونچال آ گیا مختلف حلقوں سے ان پر ردوانکار ہوا، بلکہ اس وجہ سے ان پر حرمین شریفین کے علمانے کفر کا فتوی بھی دیا کہ مولوی قاسم نانوتوی نے ایک ضرورت دینیہ کا انکار کیا۔

آدمی کی فطرت بھی عجیب ہوتی ہے، اپنی بات کی پیچ میں ہرنا کرونی کر گزرتا ہے نانوتوی صاحب کے حمایتیوں میں سے کسی نے کہا کہ قرآن عظیم کی آیت ”**ولکن رسول اللہ و خاتم النبیین**“ میں الف لام استغراق کے لیے نہیں ہے کہ رسول اللہ ﷺ کا سارے نبیوں کا خاتم ہونا ثابت نہیں اور آپ کے بعد نبی کا امکان ختم ہو، بلکہ الف لام عہد خارجی کا ہے اور بعض نبیوں کے اعتبار سے خاتم ہیں۔اعلی حضر نے رسالہ المبین میں انہی ہفوات کا جواب دیا ہے اور پورے قرآن مجید سے ان تمام مقامات کا استقصاء فرمایا ہے، جہاں جہاں نبی ورسول کا ذکر آیا اور اس پر ایسی شاندار بحث فرمائی ہے کہ اس کے پڑھنے کے بعد اللہ کی قدرت کا نظارہ ہوتا ہے کہ

**لیس علی اللہ بمستنکر　　أن یجمع العالم في واحد**

اللہ تعالیٰ پر کچھ مشکل نہیں ہے کہ ساری خوبیاں کسی ایک آدمی میں جمع فرمادے اور یہ ثابت فرمایا ہے کہ الف لام عہد خارجی کا بن ہی نہیں سکتا ہے، افسوس

کہ یہ رسالہ نامکمل ہے لیکن جتنا ہے، آفتاب و ماہتاب ہے۔

پانچواں رسالہ ''الجراز الدیانی'' ہے یہ رسالہ اعلیٰ حضرت امام احمد رضا فاضل بریلوی کی آخری تصنیف ہے، ۳؍محرم ۱۳۴۰ھ کو پیلی بھیت کے شاہ میر خاں قادری کے سوال کے جواب میں یہ رسالہ تحریر فرمایا ۲۵؍صفر ۱۳۴۰ھ کو آپ وصال فرما گئے۔ مستفتی نے ایک آیت اور ایک حدیث ذکر کر کے پوچھا تھا کہ کیا ان سے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی وفات پر استدلال درست ہے؟ جیسا کہ قادیانی استدلال کرتے ہیں۔ اعلیٰ حضرت نے اعتراض کا جواب دینے سے پہلے سات تنبیہات اور فائدے بیان کئے اور بتایا کہ قادیانی حیات عیسیٰ علیہ السلام کا مسئلہ کیوں اٹھاتے ہیں؟ دراصل مرزا کے ظاہر و باہر کفریات پر پردہ ڈالنے کے لیے ایک ایسے مسئلے میں الجھتے ہیں جس میں اختلاف آسان ہے پھر بھی یہ مسئلہ ان کے لیے مفید نہیں، پھر سات وجہوں سے بتایا کہ یہ آیت قادیانیوں کی دلیل نہیں ہوسکتی۔ اس موضوع ''مسئلہ حیات عیسیٰ علیہ السلام پر آپ کے خلف اکبر حجۃ الاسلام مولانا حامد رضا خان علیہ الرحمہ نے بھی ۱۳۱۵ھ میں ''الصارم الربانی'' کے نام سے ایک کتاب تصنیف فرمائی جس میں انہوں نے مرزا قادیانی کے مثیل مسیح ہونے کا زبردست رد فرمایا۔

اعلیٰ حضرت نے مذکورہ بالا اپنے پانچ رسائل ہی میں رد مرزائیت پر اکتفا نہیں کیا، بلکہ اس کے علاوہ اور بہت سے سوالات کے جوابات میں بھی مرزائیت کی تردید کر کے تحفظ ناموس رسالت و تحفظ ختم نبوت کا فریضہ انجام دیا، رد مرزائیت کے مختلف

گوشوں سے متعلق یہ مباحث فتاویٰ رضویہ کی مختلف جلدوں، احکام شریعت، المعتمد المستند میں موجود ہیں۔ نیز اعلیٰ حضرت ہندوستان کے جن اعتقادی فتنوں کے بارے میں علماے حرمین شریفین کو استفتاء بھیجا، ان میں سے ایک مرزائی فتنہ کے بارے میں بھی سوال تھا، آپ نے مرزا کے جھوٹے دعوے نبوت اور دیگر دعوؤں اور گستاخیوں کو اپنی عبارات میں پیش کیا اور عالم عرب کے علما سے مرزائی کے خلاف فتوی کفر حاصل کیا، جو حسام الحرمین میں شامل ہے۔

فاضل بریلوی کے نزدیک مرزا قادیانی کا معاملۂ انکار ختم نبوت انتہائی توجہ طلب حساس اور اہم مسئلہ تھا، جس کی اہمیت کا احساس آپ کو حد سے زیادہ تھا، اس مسئلہ کی اہمیت ونزاکت اس لیے تھی کہ اس کے پیچھے اسلام دشمن یہود ونصاری کی سازشیں کارفرما تھیں، جو مسلمانوں کے دلوں سے عشق رسالت کی شمع گل کرنا اور عظمت واحترام نبوت کی روح فنا کرنا چاہتے تھے اور ایک سچے عاشق رسول اور پاسدار ناموس رسالت کو یہ کب گوارا ہوسکتا تھا؟ لہذا یہ محبت رسول مرزائی ظلمتوں کی شب تار پر یلغار کے لیے یہ کہتے ہوئے سب سے آگے نظر آیا۔

شب تاریک سے کہہ دو کہ ٹھکانہ کرلے
ہم اٹھائے ہوئے سورج کا علم آتے ہیں

(قادیانیت اور تحریک ختم نبوت۔ص :۵۱)

✵ تمت بالخیر ✵